محمد ذکوان ندوی

دجال اکبر کا ظاہرہ

[''نقطۂ نظر'' کا یہ کالم مختلف اصحاب فکر کی نگارشات کے لیے مختص ہے۔ اس میں شائع ہونے والے مضامین سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

دجال اکبر کے متعلق حدیث میں ارشاد ہوا ہے: 'مَا بينَ خَلْقِ آدمَ إلى قيامِ السَّاعةِ خَلْقٌ أكبرُ مِنَ الدّجّالِ' (مسلم، رقم ۲۹۴۶)۔ بعض روایات میں 'خَلْق' کے بجاے 'أمْر' (صحیح الجامع، رقم ۵۵۸۸) اور 'فِتْنَة' (تخریج المسند، رقم ۱۶۲۶۵) کے الفاظ وارد ہوئے ہیں، یعنی آدم کی پیدایش سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑا اور کوئی فتنہ نہیں۔

دجال کے شخصی وجود سے متعلق لمبے غور وفکر اور مطالعے کے بعد راقم اِس نتیجے پر پہنچا ہے کہ دجال دراصل شیاطین الانس والجن کی مشترکہ کاوشوں کے نتیجے میں تیار کیا جانے والا ایک ناقابل تصور حد تک عجیب وجود (مخلوق) ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دجال اکبر، شیاطین الانس والجن کی تمام فکری اور تکنیکی صلاحیتوں کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے وجود کا آخری نمونہ ہوگا۔ گویا دجال اکبر کا وجود شیاطین الانس والجن کی صنعت وتخلیق کا شاہ کار اور اُن کے ترکش کے آخری تیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

جس طرح انسانی ذہن نے بے شمار قسم کے محیر العقول ایجادات کیے ہیں۔ جیسے ہوائی جہاز، راکٹ، سیٹلائٹ، وغیرہ، اُسی طرح دجال اکبر بھی شیاطین الجن والانس کی مشترکہ کاوشوں کے نتیجے میں ظاہر ہونے والا تاریخ کا ایک حیرت ناک حد تک عجیب وجود ہوگا۔ دجال اکبر، انسانی صلاحیتوں کے ساتھ تمام صنعتی اور تکنیکی صلاحیتوں[1]

۱۔ غالباً اِسی بنا پر امام ابن حزم الاندلسی (وفات: ۱۰۶۴ء) نے دجال اکبر کو 'أبو العجائب' قرار دیتے ہوئے اُسے تکنیکی

کا ایک عجیب مجموعہ ہو گا۔ اِنھی کے ذریعے سے وہ لوگوں کو خدا کی صراط مستقیم سے برگشتہ کرنے کی بھرپور کوشش کرے گا اور اِس طرح انسان کی صورت میں وہ بظاہر لوگوں کے سامنے ایک پراسرار مسیحا اور بالآخر ایک خدائی وجود بن کر ظاہر ہو گا۔

فتنۂ دجال

دجال کا فتنہ اور اُس کا شخصی وجود دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ دجال کا فتنہ معرکۂ آدم و ابلیس کی صورت میں ابتدا ہی سے جاری ہے اور اِس وقت وہ اپنے آخری نقطۂ انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ دجالی فتنہ اصلاً ابلیسی فتنے کے آخری ظہور ہی کا دوسرا نام ہے۔ تاہم اقوال رسول کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے خود دجال اکبر شخصی طور پر بھی ظاہر ہو گا۔ احادیث و آثار[2] میں بیان کردہ تعبیر و تفصیل کے مطابق، دجال کو شخصی وجود کے بجائے محض دور یا صرف ایک فتنہ انگیز ظاہرہ سمجھنا درست نہیں۔ اِس کے علاوہ ایسا سمجھنا خود زبان و بیان کے اصول و قرائن کے بھی سرتاسر خلاف ہو گا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

دجال کا تذکرہ نہیں

دجال کے متعلق ایک روایت حدیث کی مختلف کتابوں میں آئی ہے۔ 'جامع المسانید والسنن'[3] (رقم ۵۲۶۱) کے الفاظ یہ ہیں: 'لا يَخْرُجُ الدَّجّالُ حتّٰى يَذْهلَ الناسُ عن ذِكْرِه، وحتّٰى تَتْرُكِ الأئمَةُ ذِكْرَه عَلَى الْمَنابِرِ'، یعنی دجال کا ظہور اُس وقت ہو گا، جب کہ لوگ اُس کے تذکرے سے غافل ہو جائیں، حتیٰ کہ ائمہ بھی اپنے منبر و محراب سے اُس کے متعلق بات کرنا چھوڑ دیں۔

ذرائع سے چیزوں کو اپنے قابو میں کرنے والا بتایا ہے: 'إنما هو محيلٌ يتحيّلُ بحِيَلٍ معروفة' (الفِصَل في المِلَل ۲/۴۱)۔

۲۔ ('إنّ مسيحَ الدجّالِ رَجُلٌ' ابوداؤد، رقم ۴۳۲۰۔ 'وأنّه شَخْصٌ بِعَينْهِ')۔ ملاحظہ فرمائیں: شرح النووی ۵۸/۱۸۔ التذکرہ، قرطبی ۷۷۸۔

۳۔ حافظ ابن کثیر (وفات: ۷۷۴ھ) نے مذکورہ کتاب میں اِس روایت کے تحت یہ الفاظ لکھے ہیں: 'لا بأسَ بإسناده' (یعنی یہ 'صحیح' اور 'حسن' کے درجے کی روایت ہے)۔ اِسی طرح محدث الہیثمی (وفات: ۸۰۷ھ) نے زیر نظر روایت کو صحیح اور ثقہ راویوں سے مروی قرار دیا ہے (مجمع الزوائد ۳۳۸/۷)۔

دجال کا تذکرہ کوئی سادہ بات نہیں۔ اِس کے لیے دجال کے فتنوں سے واقفیت اور اُس کی سنگینی کا علم ضروری ہے۔ اِس فتنے سے عدم واقفیت کے نتیجے میں یہ ہوگا کہ عام طور پر لوگوں کے درمیان دجال کا چرچا بند ہو جائے گا، حتیٰ کہ علما اور ائمہ بھی اُس کی فریب انگیزی سے مسحور اور اُس کے فتنے میں مبتلا ہونے کی بنا پر عموماً لوگوں کو دجال کے فتنے اور اُس کی حقیقت سے باخبر کرنا ترک کر دیں گے۔

واقعات بتاتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں فتنۂ دجال سے متعلق تقریباً یہی صورت حال ہے۔ مذکورہ حدیث رسول کا ذکر کرتے ہوئے عرب عالم عبد الکریم بن صالح الحمید نے اپنی کتاب ''مقدمات الدجال'' میں بجا طور پر لکھا ہے: 'الذ هولُ عَنْ ذِكرِ الدجّالِ أظهرُ مِنْ أن يَحْتاجَ إلٰى بَيانٍ في زَمانِنا هذا' (۱۱)، یعنی فتنۂ دجال کے تذکرے سے غفلت موجودہ زمانے میں اِس قدر عام ہو چکی ہے کہ اُسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں؛ وہ اب بالکل ایک بدیہی ظاہرہ بن چکا ہے۔

ایسی حالت میں ضروری ہے کہ لوگ دجال اور اُس کے فتنوں سے باخبر ہوں؛ خصوصاً علما اور ائمہ اپنے منبر و محراب سے اُس کے متعلق لوگوں کو آگاہ کریں۔ اِس کے لیے قرآن مجید، ارشادات نبوی، خصوصاً ''مستدرک الحاکم'' میں ''ابواب فتن'' پر گہرے مطالعہ و تدبر کے ساتھ دعا کی سخت ضرورت ہے۔ خاص طور پر اُس دعا کا اہتمام جس کے متعلق عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو اِس دعا کے اہتمام کی اِس قدر تلقین کرتے کہ قرآن ہی کی طرح آپ اِس کی تعلیم اور تاکید فرمایا کرتے تھے۔ (اِس دعا کی اہمیت پر ان شاء اللہ، آیندہ گفتگو کی جائے گی)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اِس پیغمبرانہ دعا کے الفاظ یہ ہیں: 'اللّٰهمّ إنّي أعوذُبک مِنْ عذابِ جهنّم، وأعوذُبک مِنْ عذابِ القبر، وأعوذُ بک مِن فتنةِ الْمَسيحِ الدّجّال، وأعوذُ بک مِنْ فتنةِ الْمَحْيا والْمَمَات' یعنی خدایا، میں تجھ سے جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، مسیح دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کی آزمایش سے پناہ مانگتا ہوں (موطا، رقم ۵۰۱)۔

[لکھنؤ، ۲۰/ اگست ۲۰۲۱ء]